سوال

(327) حاملہ عورت کو طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

میرا بیوی سے جھگڑا ہوگیا ہے جبکہ وہ چارماہ کی حاملہ تھی میں اسے میکے چھوڑ آیا، پھر اس کی غیر موجودگی میں تین بار طلاق طلاق، طلاق کہہ دیا۔ میری بیوی نے یہ الفاظ نہیں سنے، اس کے لیے عموماًیہ الفاظ استعمال کرتا رہا کہ میں نے اسے فارغ کردیا ہے بعدازاں اس نے ایک بچے کو جنم دیا حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ ہمیں صلح کرنا پڑی۔ کتاب وسنت کی روشنی میں اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اپنی بیوی کو طلاق دینے کا یہ طریق کار انتہائی غلط اور خلاف شرع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے انسان پر اظہار ناراضی فرمایا ہے، البتہ احناف کے نزدیک اس انداز سے دی ہوئی ایک مجلس کی تین طلاق تینوں ہی نافذ ہوجاتی ہیں اور طلاق دہندہ کی بیوی ہمیشہ کےلئے اس پر حرام ہوجاتی ہے جبکہ قرآن وحدیث کے مطابق اس انداز سے دی ہوئی تین طلاق صرف ایک رجعی واقع ہوتی ہے۔ صورت مسئولہ میں طلاق کے وقت بیوی حاملہ تھی اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے''۔ [٦٥/الطلاق:٤]

لہٰذا مذکورہ عورت کی عدت وضع حمل کے بعد ختم ہوچکی ہے اب اگر بیوی اپنے سابقہ خاوند کے ہاں آنا چاہے تو نکاح جدید ہوگا کیونکہ عدت ختم ہوتے ہی نکاح بھی ختم ہوچکا ہے۔ تجدید نکاح کے بغیر رجوع کا موقع ہاتھ سے نکل چکا ہے اگر صلح نئے نکاح سے ہوتی ہے تو ٹھیک بصورت دیگر ابھی سے نیا نکاح کرلیا جائے اور نئے نکاح کے بغیر صلح کرنے کی غلطی پر اظہار ندامت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کےلئے مساکین کو صدقہ وخیرات بھی دیا جائے۔ آخر میں ہم یہ کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ خانگی معاملات میں جذبات میں آکر فیصلے نہ کئے جائیں بلکہ نہایت سنجیدگی اور ذہانت سے ایسے نازک معاملات کو نبٹایا جائے اور شریعت کا دامن کسی وقت بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:345